Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ

الفضل

قادیان

یومیہ

چہار شنبہ

جلد ۳۳ | ۲۶ ماہ تبوک ۱۳۲۴ھ | ۱۸ شوال ۱۳۶۴ھ | ۲۶ ستمبر ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۲۵

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۵ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت کان اور داڑھ میں درد کی وجہ سے ناساز ہے احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

قادیان ۲۵ ماہ تبوک۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب آج صبح ڈلہوزی تشریف لے گئے۔ آپ کے بخیریت پہنچنے کی اطلاع موصول ہوگئی ہے۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کی طبیعت ناساز ہے۔ تا حال پیشاب خود بخود نہیں آنے لگا۔ آج بھی Catheter (کیتھیٹر) سے نکالا گیا۔ عام طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ رات کو نیند آجاتی ہے۔ بھوک بھی لگتی ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چودھری اشتاق احمد صاحب باجوہ اور چودھری عبد اللطیف صاحب واقفین تحریک تعلیم کی غرض سے ۲۹ ستمبر کو شام کی گاڑی سے عازم انگلستان ہونگے۔ اور اسی رات امرتسر سے فرنٹیئر میل

ایٹم بم کی ایجاد

[illegible] اور الہامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں

اس زمانہ کے عذاب کی نوعیت کا ذکر

از مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن

جوں جوں ماہرین سائنس موجودات عالم کے مخفی عجائب ظاہر کر رہے ہیں۔ اور ان کی مخفی طاقتوں کو منصۂ شہود پر لا رہے ہیں۔ موجودہ زمانہ کے مرسل کی تعلیم اور ہدایات کی روشنی میں قرآن مجید کے مخفی معانی بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔ ولا یأتونک بمثل الا جئناک بالحق واحسن تفسیرا یعنی کافر لوگ کوئی ایسی حجت نہیں لائیں گے۔ جس سے وہ قرآن مجید کے مقابلہ میں اپنے کمال علم اور طاقت و قوت پر دلیل پکڑیں۔ مگر ہم اس کے متعلق حق یعنی ایسی بات جو قائم و ثابت رہنے والی ہوگی تجھے بتا دینگے۔ جو اس کی ایک نہایت عمدہ اور اچھی تشریح و تفسیر ہوگی۔

ایٹم بم کی ایجاد

اس وقت ایٹم بم کی ایجاد سے تمام دنیا میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک شور برپا ہے۔ اور مفکرین متفقہ طور پر اس رائے کا اظہار کر رہے ہیں۔ کہ اب تباہی سے بچاؤ کی صرف ایک ہی صورت ہے۔ کہ آئندہ کے لئے جنگوں کے سلسلے کو موقوف کر دیا جائے۔ اور ایسے تمام وسائل اختیار کئے جائیں جن سے آئندہ جنگ کا وقوع ناممکن ہو جائے۔ کیا ارباب سیاست و حکومت موجودہ حالات میں آئندہ جنگوں کے سلسلے کو بند کرنے میں کامیاب ہو جائینگے؟ اس سوال کا جواب مستقبل دیگا۔ میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ ایٹم بم یا دوسرے بم جو ایجاد کئے گئے ہیں۔ وہ بذات خود قرآن مجید اور اس زمانہ کے مرسل کی صداقت کی ایک بین دلیل ہیں۔

قرآن مجید میں عذاب کا وعدہ

سورہ حٰم فصلت میں اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید کے کمال اور اس کے بشیر و نذیر ہونے کا ذکر فرما کر کفار کی یہ حالت بیان فرمائی ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کی باتوں کی طرف ذرا توجہ نہیں کرتے۔ نہ وہ حق کو سمجھنے کی کوشش کرتے۔ اور نہ ہی اس کے سننے کے خواہاں ہیں۔ اور نہ اس پیغام حق کے پہنچانے والے کو دیکھنا گوارا کرتے ہیں۔ پھر فرمایا ہلاکت ہے ان مشرکوں کے لئے جو نہ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور آخرت کے سرے سے ہی انکاری ہیں۔ پھر اللہ تعالےٰ نے اپنی صفت ربوبیت کا ذکر کر کے اس عالم کی تدریجی پیدائش اور سلسلۂ نشو و ارتقاء کے ذریعہ زمین و آسمان کی تکمیل اور روحانی سلسلے کے قیام کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد ان الفاظ میں انذار کیا ہے۔ فان اعرضوا فقل انذرتکم صاعقۃ مثل صاعقۃ عاد و ثمود یعنی اگر وہ اعراض کریں۔ تو ان سے کہدے۔ کہ میں تمہیں ایسی صاعقہ سے ڈراتا ہوں جو عاد و ثمود کی صاعقہ کی مانند ہوگی۔

ظاہر ہے کہ جیسے قرآن مجید آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانے کے لئے تھا ویسے ہی اس زمانہ کے لئے ہے۔ اور اس زمانہ کے لئے اس آیت میں یہ پیشگوئی ہے۔ کہ وہ کافر اور مشرک جو خدا تعالےٰ کی ربوبیت کے منکر ہونگے اور (ایوولیوشن) نشو و ارتقاء کی تھیوری کو غلط رنگ میں لے کر زمین و آسمان کے خالق کا انکار کرینگے۔ انہیں بھی ایسی صاعقہ سے تباہ کیا جائیگا جو اپنے اثرات و نتائج میں عاد اور ثمود والی صاعقہ کی مانند ہوگی۔ اور سورہ رحمٰن میں فرمایا۔ یرسل علیکما شواظ من نار و نحاس فلا تنتصران۔ یعنی اے مشرق و مغرب کے رہنے والو تم پر آگ کا شعلہ اور دھواں چھوڑا جائیگا شواظ کے معنے ہیں آگ کا شعلہ یا لہب لا دخان فیہ یعنی ایسا شعلہ جس میں دھواں نہ ہو۔ آگ کی حرارت اور سورج کی تمازت کو بھی کہتے ہیں۔ اور اس کے معنے الصیاح سخت آواز کے بھی ہیں۔ اور نحاس کے معنے ہیں دخان لا لہب فیہ ایسا دھواں جس میں شعلہ نہ ہو۔ یا ایسا دھواں جو بہت اونچا اور بلند ہو۔

انی انا الصاعقۃ

جب اس زمانہ کے لوگوں کو ایسی صاعقہ سے عذاب دیئے جانے کا وقت قریب آگیا۔ جو عاد اور ثمود پر بھیجی گئی تھی۔ اور جس کا وعدہ منکرین قرآن مجید اور مکذبین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے مندرجہ بالا آیات میں دیا گیا تھا۔ تو اللہ تعالےٰ نے ان پر اتمام حجت کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا تا وہ اہل دنیا کو انذار کردیں۔ کہ اب ان عذابوں کا وقت قریب آگیا ہے۔ اور اگر وہ خدا تعالےٰ کی طرف سچے دل سے رجوع نہیں کرینگے۔ تو نہایت تباہ کن اور مہلک عذابوں میں گرفتار ہوں گے۔

اور ان عذابوں کے مناسب حال اللہ تعالےٰ نے آپ کو اپنے ایک نئے نام پر اطلاع دی۔ چنانچہ فرمایا انی انا الصاعقۃ (تذکرہ صفحہ ۷۴۲) یقیناً میں ہی صاعقہ ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے طاعون کے متعلق خدا تعالےٰ کے کلام افطر و اصوم کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا۔ ”اور ایسی لطیف کلام میں سے ہے انی انا الصاعقۃ“ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کلام سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس نام کا عذاب سے تعلق ہے۔ جو اس زمانہ کے لئے مقدر تھا۔ صاعقہ عربی زبان میں ہر ایسے تباہ کن عذاب کو کہتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں بیہوشی۔ شور اور موت واقع ہوتی ہے۔ چنانچہ مندرجہ بالا آیت میں عاد اور ثمود کے عذاب کو بھی صاعقہ قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ دوسری آیات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ عاد اور ثمود پر بجلی نہ گری تھی۔ بلکہ عاد پر جو عذاب آیا۔ وہ سخت تیز و تند ہوا تھی۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ریح فیہا عذاب الیم۔ تدمر کل شیءٍ بامر ربہا فاصبحوا لا یریٰ الا مساکنہم کذلک نجزی القوم المجرمین۔ یعنی جسے انہوں نے بادل خیال کیا۔ وہ ایسی ہوا تھی۔ جو اپنے ساتھ دردناک عذاب لئے ہوئے تھی۔ جو بحکم الٰہی ہر چیز کو تباہ اور ٹکڑے ٹکڑے کر رہی تھی۔ اور وہ ایسے نابود ہوئے۔ کہ انکی رہائش کی جگہوں کے سوا اور کوئی چیز دکھائی نہ دیتی۔ اور ہم مجرم لوگوں کو جو اپنے خالق سے قطع تعلق کر لیتے ہیں

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ قوم ثمود کے متعلق فرمایا فاخذتھم الرجفۃ فاصبحوا فی دارھم جاثمین یعنی انہیں سخت زلزلہ نے آلیا اور وہ اپنے گھروں میں زمین پر اوندھے بل پڑے رہ گئے۔ اور انہیں اٹھنے کی طاقت نہ رہی۔ اور صاعقہ بجلی کو بھی کہتے ہیں۔ نار تسقط من السماء فی رعد شدید۔ وہ آگ جو آسمان سے گرتی اور اس کے ساتھ سخت گرج ہوتی ہے۔ اس کے معنے موت۔ ہر مہلک عذاب اور صیحۃ العذاب کے بھی ہیں۔ صعقت السماء القوم کے معنے ہیں۔ بادل سے ان پر بجلی گری یا آسمان نے ان پر بجلی گرائی۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام میں جو خدا تعالیٰ کا نام صاعقہ رکھا گیا۔ تو اس سے مراد یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کے اس نئے نام کی اس زمانہ میں نئے طور پر تجلی ہوگی۔ اور اگر صاعقہ کو اسم فاعل لیکر تۃ مبالغہ کی قرار دیجائے۔ تو انی انا الصاعقہ کے یہ معنے ہونگے۔ کہ میں ہی ہوں۔ جو اس زمانہ کے مجرم لوگوں کو بار بار عذاب دینے والا ہوں۔ اور کثرت سے ان پر آسمان سے بجلی کی مانند آگ برسانیوالا ہوں۔ جو ان کی موت۔ تباہی اور ویرانی کا باعث ہوگی۔ غرضیکہ لفظ صاعقہ شواظ اور نحاس میں اللہ تعالیٰ نے ایٹم بم اور دیگر انواع و اقسام کے بموں کا نہایت احسن پیرایہ میں نقشہ کھینچ دیا ہے۔ جن کے ذریعہ اس زمانہ کے لوگوں پر عذاب آنا مقدر تھا۔

ایٹم بم کے اثرات

اس وقت میں صرف ایٹم بم کے متعلق دو رپورٹوں کا ذکر کرتا ہوں۔ جن میں ایٹم بم کے اثرات کا ذکر کیا گیا ہے۔

۱۔ "ڈیلی میل" نے اپنے پرچہ ۸ر اگست ۱۹۴۵ء میں اپنے نمائندہ جفری ٹیاہٹ کی مرسلہ رپورٹ ان الفاظ میں شائع کی۔

"جاپان کا شہر ہیروشیما سوموار کی صبح کو سوا نو بجے نابود ہو گیا۔ موسم گرما کے روشن دن میں جبکہ اہالیان شہر اپنے کاموں کو جا رہے تھے۔ وہ آگ کے بہت بڑے بال (گیند) اور دھوئیں کے بادل میں گم ہو گیا۔ (گویا شواظ اور نحاس کا ترجمہ ہے) ہاں وہ پہلے ایٹم بم سے جو کہ جنگ عالمی کی تاریخ میں استعمال کیا گیا صفحہ ہستی سے مٹ گیا۔ یہ حیران کن بجلی سا اثر رکھنے والی خبر سپر فورٹریس ہوائی جہاز کے امریکن ہوابازوں نے سنائی جنہوں نے ایٹم بم پھینکا۔ ہوابازوں نے متفقہ طور پر کہا کہ ہیروشیما ایک ایسی چمک سے جو سورج سے بھی زیادہ روشن تھی نابود ہو گیا۔ اس کے پھٹنے کی آواز نہایت سخت اور ہیبت ناک تھی ہر شخص کے منہ سے جس نے اس شہر کو مٹی کا ڈھیر ہوتے دیکھا بے اختیار "اے میرے اللہ" کے الفاظ نکل پڑے۔ اگرچہ وہ اس آفت زدہ مقام سے دس میل دور تھے۔ لیکن پھر بھی انہوں نے اس سے جھٹکا محسوس کیا۔ انہیں یہ پہلے سے بتایا گیا تھا۔ کہ اس سے ایسی تیز چمک پیدا ہوگی۔ جو اندھا کرنے والی ہوگی۔ اس لئے وہ اپنی نظر کی حفاظت کے لئے خاص سیاہ عینکیں لگائے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا جو ہم نے دیکھا اسے کوئی یقین نہیں کرے گا۔ پائلٹ نے اس بم کے واقعہ کو یوں بیان کیا۔ اس نے کہا ہم نے ٹھیک سوا نو بجے اوپر سے بم چھوڑا۔ اور اس کے پھٹنے کے پورے اثر سے بچنے کے لئے ہم حتی الامکان تیزی سے نشانہ گاہ سے دور چلے گئے۔ ہم صرف دو منٹ تک اس علاقہ میں رہے۔ دھواں چالیس ہزار فٹ بلندی تک اٹھا۔ اور شعلہ کی تیز چمک کی گرمی ہم سب نے ہوائی جہاز پر محسوس کی۔ اور بم کے دھماکے سے سخت جھٹکا محسوس کیا۔ اس شہر میں جہاں چند منٹ پیشتر بازار اور سڑکیں نہایت صفائی سے نظر آتی تھیں۔ بم پھٹنے کے بعد وہاں کوئی چیز دکھائی نہ دیتی تھی۔ شہر کے کناروں تک آگ آناً فاناً پھیل گئی۔ لیکن شہر بکلی غیر مرئی تھا دوسرے نے کہا کہ ہیروشیما ایک دھوئیں کا پہاڑ تھا۔ جو ایک بڑی کھمب کی مانند دکھائی دیتا تھا۔ اور زمین سے ایک ہزار فٹ کی بلندی پر گرد و غبار کا ایک انبار کھولتے ہوئے پانی کی طرح جوش میں چکر لگا رہا تھا۔ اور تمام شہر پر پھیل رہا تھا۔ کئی منٹ تک ہم اسے دیکھتے رہے۔ جب اوپر کا حصہ علیحدہ ہوا۔ تو آگ کی علامات ظاہر ہوئیں"۔

۲۔ "ٹائمز" نے ۴ر ستمبر کے پرچہ میں اپنے نامہ نگار مقیم نیو یارک کی ایک مراسلت شائع کی۔ جو نیو یارک "ٹائمز" کے سائنس سٹاف کے ممبر مسٹر ولیم ایل لورینس کی رپورٹ مورخہ ۲ر ستمبر پر مشتمل تھی۔ جس میں مسٹر لورینس نے لکھا کہ:-

"ہیروشیما میں ایٹم بم کے اثر سے ابتک سینکڑوں جاپانی روزانہ مر رہے ہیں۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ ہیروشیما پر جو تباہی آئی ویسی تباہی کسی اور شہر پر نہیں آئی۔ وارسا اور سٹالن گریڈ سے بھی اس کی حالت خراب ہے۔

جاپانیوں نے مسٹر لورینس سے کہا کہ ۲۰۔ اگست کو جو حکومت کی طرف سے اموات کی تعداد بتائی گئی تھی اس کے بعد سے اب تک بیس ہزار اور مر چکے ہیں۔

جاپانی ڈاکٹروں نے کہا۔ کہ بم سے آگ کی چمک کی گرمی سے جو زخم آئے یا اس وجہ سے جو اور جسمانی بیماریاں نمودار ہوئیں۔ ان کا معالجہ ان کی طاقت سے باہر ہے۔ بعض نے اس خیال کا اظہار کیا۔ کہ جو لوگ بم کے گرنے کے روز ہیروشیما میں موجود تھے۔ وہ بم کے اثرات سے آہستہ آہستہ مر جائینگے۔ انہوں نے کہا۔ جنہیں خفیف سے بھی زخم آئے۔ انہوں نے ۸۰ فیصدی اپنے خون کے سفید ذرات کھو دیئے۔ اور ان کا ٹمپریچر ۱۰۴ تک پہنچ گیا۔ جس سے بال جھڑنے شروع ہو گئے۔ خون کی قے کی۔ اور پھر مر گئے۔ بم کے ایک چشمدید گواہ نے کہا۔ ہر ایک چیز جل کر پوستہ خاک ہو گئی۔ اور جو ابھی تک زندہ ہے۔ موت کی منتظر ہے۔ جاپانی سائنسدان ابھی تک نہیں کہہ سکتے کہ کب تک بم کا ضرر رساں اثر باقی رہیگا۔ بم کے ریڈیو ایکٹو شعاعوں سے جو ہیروشیما کے پانی میں تبدیلی ہوئی۔ اس کی وجہ انہوں نے شہر کا پانی پینے کی ممانعت کر دی ہے"۔

مخالفین احمدیت غور کریں کہ کیا خدا کے نذیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمودہ پورا ہوا یا نہیں؟ "اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں ...... لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے"۔ نیز فرمایا ؎

وہ تباہی آئیگی شہروں پہ اور دیہات پر
جس کی دنیا میں نہیں ہے مثل کوئی زینہار
ایک ہی گردش میں گھر ہو جائینگے مٹی کا ڈھیر
جسقدر جانیں تلف ہونگی نہیں ان کا شمار
تم سے غائب ہے مگر میں دیکھتا ہوں ہر گھڑی
پھرتا ہے آنکھوں کے آگے وہ زماں وہ روزگار

خدا کا قرض اس لئے ہے کہ اسے ادا کر دیا جائے

ایک دوست جنہوں نے گیارہویں سال میں بھی دسویں سال کے برابر وعدہ کیا۔ اور جو ان کی ایک ماہ کی آمد سے بھی زیادہ تھا۔ ترجمۃ القرآن کا چندہ ملا کر ان کے ذمہ ۱۶۰/- روپیہ تھے۔ وہ اپنی مجبوریوں کے باعث اب تک ایک پیسہ بھی ادا نہ کر سکے تھے۔ ان کو جب ۱۰۵/- روپیہ اپنی تنخواہ کے وصول ہوئے۔ تو انہوں نے حضور کی خدمت میں لکھا۔ یہ تنگیاں تو جب دور ہونگی۔ ہونگی۔ کیوں نہ یہ تنخواہ حضور کی خدمت میں پیش کر دوں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کا جو قرض میرے ذمہ ہے۔ اس کا کچھ حصہ ادا ہو جائے۔ سو یہ حقیر رقم یعنی ایک سو روپیہ حضور کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ حضور دعا فرمائیں۔ کہ بقیہ رقم بھی جلد ادا کرنے کی اللہ تعالیٰ توفیق بخش دے۔ جن مالی مشکلات میں ہوں۔ ان سے نجات دے۔

وہ دوست جو مالی مشکلات کے سبب اپنا وعدہ نہیں پورا کر سکے۔ انہیں حضور کے مندرجہ ذیل ارشادات یاد رہنے چاہئیں۔

(۱) "ہزارہا آدمی ہماری جماعت میں ایسے پائے جاتے ہیں۔ جو بسا اوقات چندہ کے لئے فاقہ کرتے ہیں۔ اور بسا اوقات اپنی بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر روپیہ بھیجتے ہیں۔ اور اس تنگی کے باوجود وہ اپنے دل میں بشاشت پاتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ خدا کا قرض اس لئے ہے۔ کہ اسے ادا کر دیا جائے۔ درحقیقت یہی لوگ ہیں۔ جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی تعریف کی ہے"۔

(۲) "آپ کے راستے میں مشکلات ہیں۔ تو یاد رکھیں۔ کہ یہ مشکلات اوروں کے راستہ میں بھی ہیں۔ مگر باوجود اس کے وہ خدا تعالیٰ کے راستہ میں قربانی کرنے سے نہیں ڈرے۔ بلکہ ابھی اور قربانی کرنے کو تیار ہیں"۔

(۳) "اگر آپ کے اخراجات کی زیادتی آپ کے لئے مانع ہے۔ تو یاد رکھیں۔ کہ اخراجات کی زیادتی کی ذمہ داری زیادہ تر آپ پر ہی ہے۔ سلسلہ کی ذمہ داری دوسرے نمبر پر نہیں۔ بلکہ پہلے نمبر پر ہے"۔

اگر آپ کا ترجمۃ القرآن یا تحریک جدید کے گیارہویں سال۔ یا دفتر دوم کے سال اول کا چندہ ابھی قابل ادا ہے۔ تو آپ حضور کا یہ ارشاد بار بار پڑھیں۔

(دفنانشل سکرٹری تحریک جدید)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم کی قدرومنزلت

حضرت امیرالمومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی نگاہ میں

(۱) قرآن میں حکم ہے۔ کہ اس کے پڑھنے سے پہلے اعوذ پڑھ لینی چاہیئے۔ ۔ ۔ ۔ تفسیر کبیر جلد سوم ص ۱

(۲) قرآن کریم کا صحیح مفہوم میرے غور کا نتیجہ نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کا عطیہ ہے ۔ ۔ ۔ ص ۱

(۳) قرآن کریم کے علوم سے مجھے اللہ تعالےٰ نے بہت کچھ دیا ہے۔ ص ۱

(۴) قرآن کریم کے سات بطن ہیں۔ ہر بطن کے کئی کئی معانی ہیں۔ ص ۲

(۵) جو شخص کہے کہ میں نے قرآن کریم کی مکمل تفسیر لکھ دی ہے۔ وہ دیوانہ اور جاہل ہے۔ ۔ ۔ ۔ ص ۲

(۶) قرآن کریم میں ہر زمانے کی ضرورت کے مطابق علوم موجود ہیں۔ جو اپنے موقعہ پر کھلتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ص ۲

(۷) قرآن کریم کی کوئی ایسی تفسیر لکھنا جو سب معانی پر مشتمل ہو ناممکن ہے۔ ۔ ۔ ۔ ص ۲

(۸) قرآن کریم کا دوسرا ماخذ آپ کی ذات ہے یعنی محمد مصطفےٰ صلعم کی ذات ص ۳

(۹) قرآن کریم تازہ بتازہ کلام ہے۔ اور پہلے کلام محرف و مبدل ہو گئے۔ ۔ ۔ ۔ ص ۳۷ ۴

(۱۰) قرآن کریم ہدایت مجسم ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ اور بندے کے درمیان صحیح تعلق قائم کرتا ہے۔ اور اسے خدا تک پہنچاتا ہے۔ ص ۳۷ ۴

(۱۱) قرآن کریم مومنوں کے لئے بشارت ہے۔ یعنی اس پر چلکر انسان اللہ تعالےٰ کے فضلوں کا وارث ہوتا ہے۔ اور اس کے نشانات اس کی تائید میں دکھائے جاتے ہیں۔ ۔ ۔ ص ۳۷ ۴

(۱۲) قرآن کریم کو روح القدس نے اتارا ہے۔ یعنی اس کلام میں نہایت پاکیزہ تعلیم ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ص ۳۶ ۴

(۱۳) قرآن کریم میں ہر سورۃ سے پہلے بسم اللہ ہونے کی پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے ہے ۔ ۔ ۔ ص ۵

(۱۴) قرآن میں کتاب کے ساتھ مبین کا لفظ دس دفعہ استعمال کرنا۔ اور دو جگہ قرآن کے ساتھ مبین کا لفظ استعمال کرنا اس امر کی طرف اشارہ کرنے کے لئے ہے۔ کہ کتاب سے فائدہ اٹھانے والے زیادہ ہوتے ہیں بہ نسبت حفظ سے فائدہ اٹھانے والوں کے ۔ ۔ ۔ ص ۵۰۰

(۱۵) قرآن کریم کو یہ دونوں حفاظتیں حاصل ہیں۔ وہ کتاب بھی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی سے ہی الفاظ تحریر کر کے ضبط میں لائے جا رہے ہیں۔ ص ۵۰۰

(۱۶) اور وہ قرآن بھی ہے۔ یعنی نزول کے وقت سے آج تک سینکڑوں ہزار لوگ اس کو حفظ کرتے اور اس کی تلاوت کرتے چلے آتے رہے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ص ۵۰۲

(۱۷) قرآن مجید کی ایک آیت نے حضرت عمرؓ سے ایک یہودی نے کہا۔ اگر وہ ہماری کتاب میں اترتی۔ تو ہم اس دن عید مناتے۔ آپ نے فرمایا وہ کونسی؟ اس نے جواب دیا۔ الیوم اکملت لکم دینکم اتممت علیکم نعمتی۔ آپ نے فرمایا وہ دن تو ہمارے لئے دو عیدوں کا دن تھا۔ یعنی جمعہ کے دن اور عرفہ کے دن یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ ص ۵۰۲

(۱۸) قرآن کریم نے بالکل آہستہ دعا کرنے سے بھی منع کیا ہے۔ کیونکہ اس طرح توجہ قائم نہیں رہتی۔ دعا اس طرح کرنی چاہیئے۔ کہ انسان کو کلمات زبان سے نکلتے ہوئے محسوس ہوں۔ تاکہ اس کی توجہ بھی قائم رہے۔ ۔ ۔ ص ۸۹۷

(۱۹) قرآن کریم اور حدیث میں مختلف دعائیں اور ان کے مواقع کا ذکر ہے۔ اس لئے فرماتا ہے لہ الاسماء الحسنیٰ۔ ہر کام کے لئے مناسب حال اللہ تعالےٰ کا ایک نام ہوتا ہے۔ اس کے مطابق دعا کیا کرو۔ ۔ ۔ ۔ ص ۸۹۵

(۲۰) قرآن کریم کو جہاں جہاں بھی پہلی کتب سے اختلاف ہے۔ اس کی بات کی عقلاً یا نقلاً تصدیق ہو جاتی ہے۔ اور آگے خلاف بیانات کی تردید یا عقل کر دیتی ہے یا نقل۔ یا دونوں ہی سے اس کی تردید ہو جاتی ہے۔ ص ۳۷ ۴

(۲۱) قرآن کریم آپ اپنا شاہد ہے ص ۹۸ ۴

(۲۲) قرآن کریم کی صفت مبین بیان ہوئی ہے۔ ص ۹۹ ۴

(۲۳) قرآن کریم سب دنیا کی طرف ہے۔ ۔ ۔ ۔ ص ۵۰۰

(۲۴) قرآن کریم پڑھنے پڑھانے اور عمل کرنے کے لئے ہے۔ ۔ ۔ ۔ ص ۳

(۲۵) قرآنی باغ کا باغبان حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود اور مہدی مسعود ہیں۔ ۔ ۔ ص ۳

(۲۶) قرآن کریم کی وحی چونکہ دائمی وحی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے اس وقت کے طریق وحی کو بدل دیا۔ اور خود الفاظ کا محفوظ رکھنا ان کی حرکات سمیت ضروری قرار پایا۔ پس قرآن کریم کا ہر لفظ لکھا گیا۔ یاد کیا گیا۔ اور محفوظ رکھا گیا ہے۔ ۔ ۔ ص ۵۳۲

(۲۷) قرآن کریم کو معنوی حفاظت قیامت تک کے لئے حاصل ہے۔ اس طرح کی حفاظت کسی وحی کو حاصل نہ تھی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ص ۵۳۲

(۲۸) قرآن کریم کی حفاظت تحریر اور حفظ یا دونوں ذریعوں سے کی جائے گی۔ ص ۹۸ ۴

(۲۹) قرآن کریم کا کتاب ہونے کے لحاظ سے حلقہ وسیع ہوگا۔ ۔ ۔ ۔ ص ۵۰۰

(۳۰) قرآن سے وہ قومیں فائدہ اٹھائینگی۔ جو حافظہ سے زیادہ کام لیتی ہیں۔ ان کے لئے وہ قرآن مبین ہوگا۔ ۔ ۔ ۔ ص ۵۰۰

(۳۱) قرآن سے وہ قومیں بھی فائدہ اٹھائینگی جو تحریر سے وابستہ ہوں۔ ان کے لئے وہ کتاب مبین ہوگا۔ ۔ ۔ ۔ ص ۵۰۰

(۳۲) اکثر لوگ اس کے کتاب ہونے کے لحاظ سے فائدہ اٹھائیں گے۔ یعنی وہ کثیر التعداد اقوام میں پھیل جائے گا۔ ۔ ۔ ص ۵۰۰

(۳۳) صرف اور صرف قرآن کریم ہے۔ جو کتابی صورت میں پڑھا جاتا ہے۔ اور حفظ بھی کیا جاتا ہے۔ ص ۵۰۰

محمد ابراہیم واقف زندگی

آگ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں کی غلام ہونیکا ایک اور واقعہ

"الفضل" کی ایک گزشتہ اشاعت میں قریشی ضیاء الدین احمد صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے کے ثبوت میں ایک واقعہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ خاکسار کے ساتھ بھی اسی قسم کا واقعہ گزرا جس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام کی صداقت بین طور پر ظاہر ہوتی ہے۔ کوئی پچیس سال کا عرصہ ہوا ہوگا۔ خاکسار اپنے وطن ڈیرہ غازیخاں میں دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر میں ہیڈکلرک تھا۔ کام بکثرت ہوتا تھا۔ اور عام طور پر خاکسار گھر پر بھی دفتر کا کام کیا کرتا تھا۔ جاڑے کا موسم تھا۔ ایک رات جبکہ اہل و عیال گھر میں نہ تھے۔ اور خاکسار تنہا تھا اپنے سونے والے پلنگ پر کام لے کر بیٹھ گیا اور اس خیال سے کہ مٹی کے تیل والے لمپ سے آنکھوں کو نقصان ہوتا ہے دیسی چراغ کڑوے تیل والا جلا لیا۔ رات کو بہت دیر تک کام کرتا رہا۔ اس دوران میں ایک دفعہ چراغ کی بتی کا تنکا سے گل تراشا اور گرا دیا۔ اور اس خیال سے کہ وہ گل جل نہ رہا ہو نیچے نظر ڈالی مگر وہ دکھائی نہ دیا۔ خاکسار نے سمجھا۔ کہ بجھ گیا ہے۔ اور اطمینان سے اپنے کام میں منہمک ہو گیا۔ بہت رات گئے چراغ بجھا دیا۔ اور لحاف اوڑھ کر گہری نیند سو گیا۔ نہیں معلوم کتنی دیر سویا رہا۔ کہ کسی غیبی طاقت نے گہری نیند سے جگا دیا۔ اور خاکسار چونک کر اٹھ بیٹھا۔ کیا دیکھتا ہوں۔ کہ بستر سے سرہانے کی طرف آگ کے شعلے اٹھ رہے ہیں۔ میں فوراً چھلانگ لگا کر نیچے اتر آیا۔ اور پانی سے بھڑکتے ہوئے شعلوں کو بجھایا۔ دیکھا تو سرہانے کی طرف پلنگ کی لکڑی کے بازو کا ایک حصہ جل چکا تھا۔ پلنگ کی نوار بستر کی دری۔ توشک تکیہ۔ سرہانہ اور لحاف کے سرہانے والے حصوں کو آگ لگ کر اس عاجز کے سر کے بالوں تک پہنچ گئی تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس عاجز کو جگا دیا۔ عجیب بات یہ ہے۔ کہ اس رات۔ خاکسار نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے بدن مبارک سے اتری ہوئی قمیص پہنی ہوئی تھی۔ اور اسی کے ساتھ سویا ہوا تھا۔ اس سے خاکسار کو یقین ہو گیا۔ کہ یہ اسی قمیص کی برکت تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس عاجز پر اپنا خاص فضل کیا۔ اور معجزانہ رنگ میں بچا لیا ورنہ بظاہر کوئی صورت نہ تھی۔ کہ خاکسار جل کر بھسم نہ ہو جاتا۔ وہ پلنگ ابھی تک ہے۔ اور اس کے بازو کے جلے ہوئے ہونے کا نشان ابھی تک نمایاں طور پر موجود ہے۔ خاکسار کی جب بھی اس پر نظر پڑتی ہے۔ تو وہ واقعہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ اور خاکسار اللہ تعالےٰ کا شکر کرتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی کے طفیل

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مکتوبات حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کن معنوں میں خاتم الانبیا کہا گیا

مکرمی چودھری ابوالہاشم خان صاحب

آپ کا خط مورخہ ۸/۸/۴۵ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ نے دریافت فرمایا ہے۔ کہ:۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم (خاتمہ صہ) میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خاتم الانبیاء قرار دیا ہے۔ حالانکہ وہ بعد میں کسی نبی کے لئے اسوہ نہ بنے۔ اسی طرح حضور سے سنا ہے کہ حضرت موسیٰ خاتم الانبیاء اپنے سلسلہ کے تھے۔ یہ بھی میری سمجھ میں نہیں آیا۔

اس کے جواب میں حضور نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ

الفاظ ذوالمعانی بھی ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں حضرت ابراہیمؑ کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فقال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العالمین یہاں ابراہیمی مقام کا نام اسلام رکھا ہے۔ دوسری جگہ فرمایا ہے۔ کہ جب بعض لوگ تیرے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں اٰمنّا ہم ایمان لائے۔ تو کہہ لم تومنوا ولکن قولوا اسلمنا تم ایمان نہیں لائے۔ بلکہ یہ کہو کہ ہم نے اسلام قبول کیا تو یہاں معمولی رنگ میں ایمان لانے کو اسلام کہا گیا ہے کبھی ساری روحانی اور باطنی قوتوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لگا دینے کا نام اسلام ہوتا ہے۔ اور کبھی معمولی رنگ میں ایمان لانے کا نام اسلام رکھا جاتا ہے۔ ان میں کوئی تضاد نہیں۔ اسی طرح خاتم کے ضروری طور پر یہ معنے نہیں کہ دوسروں کے لئے اسوہ ہو۔ یہ معنے ولکن رسول اللہ سے ملکر ترتیب میں آکر حتمی ہو گئے ہیں۔ سو جہاں خاتم الانبیاء حضرت عیسیٰؑ کو کہا گیا ہے۔ وہاں آیت ولقد اتینا موسی الکتاب وقفینا من بعدہ بالرسل واتینا عیسی ابن مریم البینات وایدناہ بروح القدس کی طرف اشارہ ہے۔ مطلب یہ کہ حضرت عیسیٰؑ خاتم تھے ان انبیاء بنی اسرائیل کے جو حضرت موسیٰ کے تابع تھے۔ گویا کہ عیسیٰؑ اتباع موسیٰؑ میں سے جو انبیاء تھے ان سے اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔ اور یہ درست ہے۔ یہ انبیاء حضرت عیسیٰ کی بشارت دیتے چلے آتے تھے۔

اصل میں سارا اعتراض ان کے مختلف معانی نہ جاننے کی وجہ سے ہوا ہے۔ ال کبھی اپنے لفظ کی کل جنس پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم الانبیاء کہتے ہیں۔ تو ال تمام جنس انبیاء پر دلالت کرتا ہے۔ کبھی ال معہود ذکری پر دلالت کرتا ہے۔ جس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ صرف وہ گروہ شامل ہے۔ جس کا پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کبھی ال معہود ذہنی کے لئے آتا ہے۔ یعنی صرف وہ گروہ اس سے مراد ہوتا ہے۔ کہ جس کی انسانی ذہن اس موقع پر خود بخود تعیین کر سکتا ہے۔ اس آخری معنی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خاتم الانبیاء کہا ہے کہ حضرت موسیٰؑ کے تابع نبیوں میں سے افضل تھے۔ اور وہ نبی حضرت عیسےٰؑ کی بشارت دینے والے تھے۔ لیکن جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم الانبیاء کہتے ہیں۔ تو ال جنسی ہونیکی وجہ سے تمام پہلے پچھلے نبی اسمیں شامل ہوتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام خاتم الخلفاء ان معنوں میں ہیں کہ آپ کے بعد آنے والے خلفاء کیلئے آپ اسوہ ہیں۔ اور ان معنوں میں بھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب خلفاء کے آپ لیڈر ہیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

ہم وہی کہتے ہیں جو خدا تعالیٰ کہتا ہے

خط

مکرمی حاجی احمد صاحب ایاز نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حسب ذیل خط لکھا۔

بحضور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حضور کے خط محررہ ۹/۸/۴۵ سے معلوم ہوا کہ آپ نہ مامور ہیں اور نہ ہی دعویٰ ماموریت ہے۔ لیکن خدا نے مصلح موعود کے کام پر حضور کو مقرر فرمایا ہے۔

"تقرری" اور "ماموریت" برائے کار اصلاح میں شاید کوئی پیچیدگی ہوگی جو میری عقل ناقص سے باہر ہے۔ مگر ہاں یہ بالکل ٹھیک ہے۔ کہ مامور رسول اور نبی میں کوئی فرق نہیں اور جو کمالات اور صفات مصلح موعود کے ہیں ان کی بنا پر ہم مصلح موعود کو نبی۔ رسول یا مامور کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ بالکل انہی کمالات اور صفات کی بنا پر ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مانتے ہیں۔ اور مصلح موعود تو فخر رسل اور قرب و وحی سے مخصوص ہے۔ ہمیں آپ سے نبی یا مامور ماننے میں کوئی عذر نہیں ہو سکتا۔ ہاں مصلح موعود کے غیر مامور ہونے کا عقیدہ تو حضور کا مدت سے ہے۔ اور اسی لئے مصلح موعود کے دعویٰ کی ضرورت نہ سمجھی گئی تھی۔ لیکن اب جو حضور نے مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو خیال گزرا کہ شاید حضور اب مامور من اللہ ہو چکے ہونگے۔ اور ترقی اسلام اور غلبہ دین اور قیام شریعت عملی طور پر تمام دنیا پر ہو جائیگا۔ جسے دیکھنے کی دل میں تمنا تھی۔ اب بھی میں مایوس نہیں ہوں۔ کل خطبہ جمعہ میں حضور کا ارشاد پڑھا کہ ہماری جماعت ابھی پیدا نہیں ہوئی ابھی بیس سال کا عرصہ اور درکار ہے۔ اور جماعت کی پیدائش کے بعد جو (اس طرح ۵۶ + ۲۰ = ۷۶ سال کے بعد ہوگی) پھر نیا چکر ہوگا۔ اس میں کوئی مصلح ربانی آہی جائیگا۔ بشرطیکہ مصلح موعود اپنی ماموریت تمام دنیا سے منوائے ورنہ بغیر ماموریت کے پھر بھی روحیں پیاسی ہی رہینگی اور غیر مامور خلفاء کے زمانہ میں جو ترقی احمدیت کی ہو رہی ہے۔ وہ پھر ایسی ہی حالت بعد میں پیدا کریگی جو عام مسلمانوں کی آج ہو چکی ہے۔ اور مصلح موعود اور جلالی مسیح کے سوائے اور کوئی انہیں دوبارہ مسلمان نہیں بنا سکتا اور نہ عیسائیت کی تکون سیدھی کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہی ہدایت کا طالب ہوں۔ حضور بھی دعا فرمائیں کہ وہ میری دستگیری فرمائے کیونکہ میں دل سے اور روح سے اسباب کا طالب ہوں کہ اگر آپ ہی مصلح موعود ہیں۔ تو خدا تعالیٰ مجھے بھی ماننے کی توفیق دے۔ باقی خلیفۃ المسیح اور جماعت کے لیڈر کی حیثیت سے تو میں پہلے بھی حضور کا غلام ہوں۔ اور حضور کی قیادت میں خدمت دین کو عین سعادت اور خوش نصیبی خیال کرتا ہوں۔ طالب دعا

حضور کا ناچیز غلام۔ خاکسار ایاز۔ کھاریاں۔

اس کے جواب میں حضور نے رقم فرمایا۔

جواب

خط ملا۔ ہم تو وہی کہتے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ نہ آج تک بندوں کی آواز کے پیچھے چلے ہیں۔ نہ آئندہ ارادہ ہے۔ باقی آپ اور آپ کی پشتیں خواہ ہزار سال تک ناک رگڑتی رہیں۔ جس مصلح موعود کی خبر ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں دی گئی تھی۔ وہ اب نہ آئیگا۔ پس جس طرح دوسرے مسلمانوں کا مسیح نہ آئیگا۔ جو آنا تھا وہ آچکا خواہ کوئی مانے یا نہ مانے۔ اُسے نہ اُسکی پروا ہے۔ نہ اُس کے کام میں کوئی انسان روک بن سکتا ہے۔ چکی کے پاٹ کوانے نہیں پیتے۔ چکی دانوں کو پیسا کرتی ہے۔

باقی رہا یہ کہ بیس سال کے بعد کوئی اور مصلح آئیگا کیونکہ اس وقت ترقی ہونی ہے۔ یہ ایسا ہی استدلال ہے جیسے کوئی کہتا کہ کسریٰ کے خزانے کی کنجیاں ملنے پر ایک اور محمد رسول اللہ آئینگے۔ ع

بریں عقل و دانش بباید گریست

وہ پیدائش اُسی کے نام لکھی جائیگی جس کے ہاتھوں سے وہ ظاہر ہوگی۔ خدا کا مقرر کردہ بندہ فتح سے پہلے آیا کرتا ہے۔ نہ بعد میں۔ یہ حماقت ہے۔ کہ فتح وہ کرے اور ہار دوسرے کے گلے میں ڈالے جائیں۔

امتحان کتاب اسلام کا اقتصادی نظام

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی معرکۃ الآراء تقریر کا امتحان ۷ اکتوبر مطابق ۷ اخاء بروز اتوار منعقد ہوگا۔ خدام واحباب جماعت کثرت سے شامل ہوں۔ اور جلد از جلد نام بھجوائیں ہر خادم احمدیت کے لئے ضروری ہے کہ وہ اشتراکیت کے دلائل کا رد معلوم کر کے دہریت کی فضاء کو دنیا سے معدوم کرے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد بیگ قائم مقام مہتمم تعلیم مجلس مرکزیہ خدام الاحمدیہ

ضرورت مدرس

احمد آباد اسٹیٹ تھرپارکر (سندھ) میں ایک مدرس کی ضرورت ہے، جو مولوی فاضل ہو۔ اور درس قرآن کریم کے علاوہ تبلیغی فرائض بھی ادا کر سکے۔ تنخواہ ۲۵ روپیہ علاوہ ۱۲ روپیہ جنگ الاؤنس اسکے علاوہ ہر ماہ ایک من گندم۔ اور چار ایکڑ گندم اور چار ایکڑ کپاس کاشت کرنیکی بھی اجازت ہوگی۔ درخواستیں …… امیر جماعت یا سیکرٹری تبلیغ کی تصدیق سے آنی چاہئیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

86

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب کا مباہلہ سے گریز
اور
ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" کی پردہ پوشی

ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" نے اپنے ۱۲ر ستمبر ۱۹۴۵ء کے اخبار میں میرے مضامین مطبوعہ "الفضل" ۲۲ و ۲۴ر اگست کے متعلق ایک مقالہ سپرد قلم کیا ہے جس میں بزعم خود انہوں نے میرے مضامین کا مکمل و مفصل جواب لکھ دیا ہے۔ لیکن میں نے اپنے مضامین میں جو حقائق اور واقعات پیش کئے اور جن کو ایڈیٹر صاحب نے خاکسار کی "طفلانہ جسارت" قرار دیا ہے۔ ان کا جواب لکھنے کے لئے ایڈیٹر صاحب کی "پیرانہ سالی" بھی ان کے آڑے نہیں آسکی۔ اور ان کے سارے مضمون میں خاکسار کے پیش کردہ دلائل کا رد لکھنا تو بہت دور کی بات ہے۔ اشارے کنائے میں بھی ان کا ذکر موجود نہیں چنانچہ ان کے سارے مضمون کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خود مولوی محمد علی صاحب کے مباہلہ کے متعلق پیش کردہ امور کے بارے میں وضاحت فرمائیں۔ جس کے متعلق خاکسار نے ایک بار پھر اپنی "طفلانہ جسارت" سے کام لیتے ہوئے "الفضل" مورخہ ۱۲ر ستمبر ۱۹۴۵ء میں ایک مضمون تحریر کیا ہے۔ جس میں ایڈیٹر صاحب اور مولوی صاحب کے اس ناجائز مطالبے کا مفصل و مکمل جواب دیا جا چکا ہے۔ ہو سکتا ہے۔ ان سطور میں کہیں ان کو صداقت نظر آجائے۔ اور ان کی نیز قارئین "پیغام صلح" کی ہدایت کا موجب بن جائے۔

پہلے ہی معلوم تھا

باقی رہا ایڈیٹر صاحب کا یہ لکھنا۔ کہ "خلیفہ صاحب کو خود کوئی اعلان کرنا چاہیئے۔ کسی زید بکر کی تحریروں پر کوئی توجہ نہیں کی جائیگی"۔ اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ خاکسار تو پہلے ہی مولوی صاحب کی عادت سے واقف تھا۔ اور جانتا تھا۔ کہ مولوی صاحب کبھی ہماری بات ماننے کے لئے تیار نہ ہونگے۔ وہ تو غیر مبائعین کے ہی ایک فرد تھے۔ جن کو یہ خوش فہمی تھی۔ کہ مولوی صاحب مان جائینگے۔ اور جنہوں نے مجھے مجبور کر کے مولوی صاحب کو خط لکھنے پر رضامند کیا۔ چنانچہ اسلم صاحب اس امر کے گواہ ہیں۔ میں نے ان کو کئی بار کہا۔ کہ مولوی صاحب کو خواہ آپ رجسٹرڈ خطوط بھی روزانہ ارسال کرتے رہیں۔ وہ جواب نہیں دیں گے۔ اور اس قسم کے تصفیہ کن مباہلہ پر کبھی رضامند نہ ہونگے کیونکہ مجھے معلوم تھا۔ کہ مولوی صاحب کو اپنے پیش کردہ امور کے متعلق تمام تفاصیل کا خود بھی اچھی طرح علم ہے۔ ان کو خوب علم ہے۔ کہ ان کے تینوں پیشکردہ امور غیر معقول اور غیر تصفیہ کن ہیں۔ بالخصوص اس لحاظ سے کہ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تین تصفیہ کن امور اور مباہلہ کی دعوت کی طرف مولوی صاحب کو مولوی صاحب کے پیشکردہ امور سے پہلے توجہ دلا چکے تھے۔ جن کو مولوی صاحب نے خاموشی سے گذار دیا تھا۔ اور اپنے اس گریز پر پردہ ڈالنے کے لئے ہی انہوں نے اپنی طرف سے تین اور غیر معقول امور پیش کر کے مباہلہ کا چیلنج دے دیا۔ تاکہ ان کے مٹھی بھر ساتھی بھی ان کا ساتھ نہ چھوڑ جائیں۔ لہذا ان وجوہ کی بناء پر میں جانتا تھا۔ کہ جب ساری کارروائی مولوی صاحب نے سمجھتے بوجھتے ہوئے کی ہے۔ تو پھر وہ ہماری تحریک پر اپنے پیش کردہ امور کے بارے میں ہماری ترمیم قبول کرنے پر کب رضامند ہونگے۔ یہی وجہ تھی۔ کہ میں اسلم صاحب کی تحریک پر اس قسم کی خط و کتابت سے حتی الوسع مجتنب رہا۔ پس یہ "زید" تو "بکر" کے ساتھ شامل ہونے پر ہرگز رضامند نہ تھا۔ کہ ایڈیٹر صاحب ہماری مولوی صاحب کے ساتھ تصفیہ کن مباہلے کے سلسلے میں خط و کتابت اور اس کی اشاعت پر اس قدر ناراض ہو رہے ہیں۔ دراصل غصہ ان کو اس بات کا ہے۔ کہ ہماری اس خط و کتابت نیز اسکی اشاعت کے نتیجہ میں مولوی صاحب کے مباہلہ کے چیلنج کی حقیقت بے نقاب ہو گئی۔ نیز ان کا تصفیہ کن مباہلہ سے گریز پایہ ثبوت کو پہنچ گیا۔ مگر اب وہ اپنا غصہ اس طرز پر نکال کر اپنا دل ٹھنڈا کر رہے ہیں۔ کہ زید بکر کی تحریروں پر کوئی توجہ نہیں کی جائیگی۔ حالانکہ ان کی اور مولوی صاحب کی فیصلہ کن طریق مباہلہ کی گفتگو سے عدم توجہی ان کے دعاوی کی عقدہ کشائی کے لئے کافی ہے

ایک شکوہ

لیکن یہاں مجھے ایڈیٹر صاحب سے ایک شکوہ ہے۔ کہ انہوں نے اپنے مضمون میں "زید" پر جس عتاب کا اظہار کیا ہے۔ "بکر" کو اس سے مستثنیٰ قرار دے دیا ہے۔ حالانکہ اس غصہ میں "بکر" بھی "زید" کے ساتھ برابر کا بلکہ "زید" سے بھی زیادہ کا حصہ دار ہے۔ اس کے علاوہ "زید و بکر" کی ان تحریرات کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کے ساتھ منسوب ہونے والی دو جماعتوں کے اتحاد کے ساتھ متعلق ہوں۔ اگر مولوی صاحب اور ایڈیٹر صاحب قابل توجہ نہیں سمجھتے۔ تو میں مجبور ہوں۔ کہ اس کو ان کے تکبر کی علامت قرار دوں۔ اہل حق کا تو یہ طریق ہوتا ہے۔ کہ وہ سچی اور معقول بات کو خواہ وہ "زید" کہے یا "بکر" قبول کر لیتے ہیں۔ اور غلط اور غیر معقول بات کو خواہ وہ کوئی "پیرانہ سالی" انسان کیوں نہ کہے۔ رد کر دیتے ہیں۔ اور قابل التفات نہیں سمجھتے۔ کیونکہ علم و لیاقت اور عقل و فراست خداداد ہیں۔ ان کا صرف عمر کے ساتھ تعلق نہیں۔

گریز پر پردہ ڈالنے کی کوشش

یہاں یہ بھی واضح رہے۔ کہ میں جس تحریر کی طرف مولوی صاحب کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ وہ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے موصول شدہ تحریر ہے۔ کسی "زید" یا "بکر" کی نہیں۔ یہ الفاظ حضور کے اپنے ہیں۔ کہ "یہ ہمارا دعویٰ ہے۔ اور اس دعویٰ پر مباہلہ کے لئے ہم تیار ہیں"۔ پس اس لحاظ سے بھی ایڈیٹر صاحب کو کوئی شکایت نہیں ہونی چاہیئے۔ بلکہ ان کو بھی دیانتداری کے ساتھ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ مولوی صاحب اس تصفیہ کن طریق مباہلہ کی طرف ملتفت ہوں۔ لیکن یہاں میں ایک بات ایڈیٹر صاحب سے پوچھنے کی جرأت کرتا ہوں۔ کہ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریر کو پیش کر کے مباہلہ کی طرف توجہ دلانے والا انسان ان کے نزدیک "زید بکر" ہے۔ تو اس لحاظ سے وہ اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں۔ اور اس بناء پر کیا میں بھی کہہ سکتا ہوں۔ کہ میرے خطوط اور میرے مضامین کا جواب خود مولوی صاحب دیں۔ کسی زید بکر کی تحریر قابل توجہ نہیں سمجھی جائے گی۔ نیز اس بارہ میں مولوی صاحب کی خاموشی کو ان کا صریح گریز اور ان کے ایڈیٹر صاحب کی تحریروں کو اس گریز پر پردہ ڈالنے کی افسوسناک کوشش خیال کیا جائیگا۔

دیانت اور صداقت کا خون

ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" خاکسار کے متعلق اپنے طویل مضمون میں لکھتے ہیں۔ "ان کی ساری ژولیدگی اور ایچا پیچی کا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود کی تبدیلی عقیدہ اور سابقہ تحریروں کی منسوخی میاں صاحب کے مسلمات میں سے نہیں اور نہ شق ۲ اور ۳ ان کے مسلمات میں سے ہیں۔ اس لئے ان پر مباہلہ نہیں ہونا چاہیئے۔" جن احباب نے میرے ۲۲ و ۲۴ر اگست والے مضامین پڑھے ہیں۔ وہ ازراہ انصاف بتائیں۔ کہ یہ دیانت و صداقت کا خون نہیں تو اور کیا ہے۔ میں ایڈیٹر صاحب سے نہایت ادب کے ساتھ درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ میرے الفاظ کو "پیغام صلح" میں نقل کریں۔ جن سے انہوں نے مندرجہ بالا نتیجہ نکالا ہے۔ لیکن ان کی عادت اور شیوۂ قدیم کو مدنظر رکھتے ہوئے نہایت وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔ کہ ایڈیٹر صاحب اس کے متعلق بھی سکوت ہی اختیار کریں گے کیونکہ یہ ان کا خاکسار پر صریح افترا ہے۔

اپنے مضامین میں میں نے واقعات اور دلائل سے مولوی محمد علی صاحب کا مباہلہ سے گریز ثابت کیا تھا۔ جن دلائل میں سے کسی ایک دلیل کو توڑنے کی ایڈیٹر صاحب کے "کہنہ مشق قلم" کو طاقت نصیب نہیں ہوئی۔ ایڈیٹر صاحب مولوی صاحب کے ۸ر اگست والے مضمون کا ایک لمبا اقتباس اپنے مضمون میں درج کر کے نہایت سادگی سے لکھتے ہیں۔ "اگر حضرت ممدوح کا مقصد گریز ہوتا۔ تو وہ ہرگز اس معاملہ کو اخبار میں شرح و بسط کے ساتھ شائع کر کے پبلک میں نہ لاتے"۔ اگر ایڈیٹر صاحب میرے مضامین "الفضل" میں نہ پڑھے ہوتے۔ تو ان کی لاعلمی ناقابل گرفت تھی۔ مگر افسوس ہے۔ کہ ایڈیٹر صاحب کا زیر نظر مضمون میرے ان مضامین کے جواب میں ہے۔ جن میں میں نے ان کی اس پیشکردہ دلیل کا جواب تحریر کر دیا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔ "جب دیکھا گیا۔ کہ اگر یہ ساری خط و کتابت اور اس کے متعلقہ حالات اخبار میں شائع ہو گئے۔ تو ان کی اصلی حقیقت ان کی پارٹی کے افراد پر عیاں ہو جائے گی۔ تو جھٹ تحریف اور افتراء اور گالیوں سے بھرا ہوا ایک مضمون اپنے اخبار میں چھپوا دیا۔" (الفضل ۲۲ر اگست) ان الفاظ کو پڑھ کر ایڈیٹر صاحب کا مندرجہ بالا الفاظ تحریر کرنے کا کیا مقصد ہے؟ اس کو میں حوالہ بخدا کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ اب ان الفاظ کو ایک بار پھر پڑھ کر ان کی ضرور تسلی ہو جائیگی۔

خط کی اشاعت میں کوئی مجبوری نہ تھی

ایڈیٹر صاحب پیغام کی "پیرانہ سالی" اور علم کی "پختگی" کی ایک اور مثال ملاحظہ ہو۔ حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مباہلہ کے متعلق ارسال کردہ خط کے متعلق لکھتے ہیں۔ "میاں صاحب نے فیضی صاحب کو پرائیویٹ رجسٹرڈ خط لکھ کر ٹال دیا۔ جس کو حضرت ممدوح نے اخبار میں شائع کیا اور بعد میں اس مکتوب کو مجبوراً انہیں بھی "الفضل" میں اپنے ژولیدہ مضمون میں شامل کرنا پڑا۔"

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدام کا اجتماع

۱۹ — ۲۰ — ۲۱

اخاء ۱۳۲۴ ہش — اکتوبر ۱۹۴۵ء

ورزشی مقابلے

ہندوستان میں غلامانہ ذہنیت کے اسباب میں سے بہت بڑا سبب یہ ہے کہ لوگ ہاتھ سے کام کرنا عار سمجھتے ہیں۔ اس عادت کی بڑی وجوہ ذہنی سستی اور جسمانی کمزوری ہیں۔ بلکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو صرف آخر الذکر ہی اکیلی وجہ ہے۔ خرابی صحت سے سستی۔ کسل۔ اور کم ہمتی ضرور پیدا ہوتی ہے۔ اور چستی اور بشاشت کا فقدان ہو جاتا ہے۔ اور یہی چیزیں ہیں جو ذہن کو پست کر دیتی ہیں۔ بس

جہاں ہمیں اخلاق کی درستی کی طرف توجہ دینی ہے۔ وہاں اپنی جماعت کے نوجوانوں کی صحت کا بھی ہر لحظہ خیال رکھنا ہے

صحت ہی کی خرابی اکثر نیکیوں سے انسان محروم رہ جاتا ہے۔ اپنی جماعت کے نوجوانوں کی گرتی ہوئی صحتوں کو دیکھتے ہوئے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ ۱۹۳۸ء پر جماعت کو ورزش جسمانی کی طرف خاص طور پر زور دینے کی ہدایت فرمائی تھی۔ اور یہ کام خدام الاحمدیہ کے سپرد فرماتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ ایسی ورزشیں جاری کرنی چاہئیں جو صحت کے لئے بھی مفید ہوں اور زندگی کے دوسرے شعبوں میں بھی مفید ثابت ہوں۔ مثلاً۔ دوڑنا۔ تیرنا۔ نشانہ بازی (غلیل سے) حواس خمسہ کی مشق وغیرہ۔ اور فرمایا کہ اگر بیرونی جماعتوں میں ان کھیلوں کا رواج ہو جائے تو مجلس شوریٰ یا کسی اور موقع پر باہر کی ٹیمیں یہاں بلائی جا سکتی ہیں۔ اور مقابلہ کرایا جا سکتا ہے۔ ان ارشادات کی تعمیل میں خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع پر وقت کے لحاظ سے خدام کے ورزشی مقابلے کراتے جاتے ہیں۔ تا ان میں مسابقت کی روح پیدا ہو۔ اس دفعہ

سالانہ اجتماع پر مندرجہ ذیل مقابلے ہونگے

انفرادی و اجتماعی ورزشی مقابلے: ۱۰۰ گز دوڑ۔ پول والٹ۔ روک دوڑ۔ کلائی پکڑنا۔ لمبی چھلانگ۔ تین ٹانگ دوڑ۔ کبڈی۔ رسّہ کشی۔

حواس سے متعلق مقابلے: نظر۔ اونچی آواز۔ مشاہدہ معائنہ۔ سونگھنا۔ پیغام رسانی۔ حفظ ذہن

امید ہے جہاں یہ مقابلے مفید ہوں گے۔ ساتھ ہی دلچسپ بھی ہوں گے۔ ان شاء اللہ

ان مقابلوں میں شامل ہونے والے

مقامی خدام کو یکم اکتوبر اور بیرون کے خدام کو ۱۵ اکتوبر تک ضرور اپنے ناموں سے مطلع کر دینا چاہیئے کہ بعد میں وقت کی قلت کے باعث موقع نہ مل سکے گا۔

خاکسار۔ غلام یٰسین قائم مقام منتظم ورزشی مقابلے

مقام اجتماع

مومن کی زندگی فوجی اور سپاہیانہ زندگی ہوتی ہے

دنیا کی آسائشوں اور اس کے عیش و طرب سے وہ بالکل بے نیاز ہوتا ہے۔

محنت و مشقت ——— جوانمردی و جفاکشی

اس کے چند نمایاں امتیازات ہوتے ہیں۔ دنیا طلب اور دنیا پرست لوگوں کی نسبت

احمدیت

ہم سے محنت کش زندگی کا مطالبہ کرتی ہے

خدام الاحمدیہ

ہماری اس تربیت کے لئے عمل گاہ ہے

ہمارا سالانہ اجتماع

اس تربیت کا عملی مظاہرہ ہے

اجتماع کے موقع پر کم و بیش تین روز ہمارے صرف ہوتے ہیں۔ ان تین ایام میں ہماری اجتماعی زندگی کے تفصیلی کوائف ان ——— تین عنوانات پر مشتمل ہیں

قیام کھلے میدان میں ——— رہائش خیموں میں ——— بستر زمین پر

بظاہر ہم سال میں تین دن اس مشقت سے گزارتے ہیں۔ لیکن اصل مقصود اعتماد نفس حاصل کرنا ہوتا ہے ایک وثوق حاصل کرنا اصل غرض ہوتی ہے کہ ہم اپنے خدا کی راہ میں ——— اسلام اور احمدیت کی راہ میں ——— اپنے آقا کے ارشادات کی تعمیل میں ——— اپنے خدا کی رضا کے لئے۔ اپنے آقا کی منشاء کے لئے یہ تین دن نہیں ——— ایک سال یا چند سال نہیں۔ بلکہ اپنی ساری زندگیاں اسی طریق اس سے ادنیٰ اور زیادہ مشکل پسند طریق پر گزار سکتے ہیں۔ وباللہ التوفیق

مقام اجتماع میں داخلہ ——— چند ضروری کوائف

مقامی خدام اپنے اپنے زعماء کے ہمراہ مقام اجتماع میں داخل ہوں گے۔ ہر خادم کے پاس "خادم کا سامان" اور تھیلا ہونا ضروری ہے۔ انتظام ہذا کی طرف سے مقام اجتماع کے دروازے پر اس کی پڑتال کی جائے گی۔ ہر حزب کے پاس خیمہ کا سامان ہوگا۔ اس کے بغیر کوئی حزب داخل نہ ہو سکے گا۔ بیرونی خدام کے پاس ان کے قائد کا تعارف نامہ ہونا ضروری ہے۔ غیر خدام زائرین حضرات کا داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔ جو مقام اجتماع کے دروازہ انتظام ہذا کے دفتر بیرون سے ہر وقت مل سکے گا۔

خیمہ کا سامان: آٹھ کھونٹیاں۔ دو کھمبے۔ چار موٹی چھڑیاں۔ رسّی۔

خادم کا سامان: تھیلا۔ پلیٹ۔ گلاس۔ ٹارچ۔ غلیل۔ پٹی (۱۲-۱۰ انچ چوڑی دو گز لمبی یا ۲۰ × ۲۰ × ۴۰ انچ تکونی پٹی) چنے۔ رسّی۔ چاقو۔ سوئی۔ دھاگہ۔ دیا سلائی۔ موٹی چھڑی۔ سائیکل کے پاس بالٹی۔

خاکسار۔ ملک عطاء الرحمٰن منتظم مقام اجتماع

مولوی محمد علی صاحب کا مباہلہ سے گریز

(بقیہ صفحہ ۵)

لیکن حقیقت یہ ہے۔ میں نے اور اسلم صاحب نے حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک خط لکھا تھا۔ جو رجسٹرڈ نہ تھا۔ ہم نے کوئی اخبار میں اعلان نہیں کیا تھا کہ حضور اس کا جواب اخبار میں شائع فرماتے۔ لیکن بات چونکہ اہم تھی۔ اس لئے حضور نے ازراہ شفقت عنایت رجسٹرڈ جواب سے نوازا۔ لیکن مولوی صاحب نے ہمارے خطوط کو قابل التفات ہی خیال نہ کیا۔ شاید ایڈیٹر صاحب کی طرح انہوں نے بھی ہم کو "زید و بکر" ہی خیال کیا ہوگا۔ باقی رہا ایڈیٹر صاحب کا یہ لکھنا کہ جب وہ خط "پیغام صلح" میں شائع ہو گیا تو پھر مجبوراً ہم نے اسے "الفضل" میں شائع کیا۔ اس کے متعلق میرا خیال ہے کہ اور نہیں تو اہل پیغام ضرور ان کی اس پیش کردہ دلیل۔ نیز ان کے "کہنہ مشق" ہونے کے قائل ہو گئے ہونگے کوئی ایڈیٹر صاحب سے پوچھے کہ وہ خط مولوی صاحب کے پاس کس طرح پہنچ گیا تھا؟ ظاہر ہے کہ میں نے مولوی صاحب کو ارسال کیا۔ اور اسے مولوی صاحب نے اپنے مباہلہ سے گریز پر پردہ ڈالنے کے لئے اخبار میں شائع کیا۔ اگر میں وہ خط ارسال نہ کرتا۔ تو مولوی صاحب کے پاس خود بخود پہنچ نہ سکتا تھا۔ پس جب خط خود میں نے ارسال کیا۔ تو پھر اس کی "الفضل" میں اشاعت کو مجبوراً اشاعت قرار دینا کس طرح درست ہو سکتا ہے۔

اس کے بعد ایڈیٹر صاحب نے اسلم صاحب کی ایک تحریر اپنے مضمون میں نقل کی ہے۔ جس کے متعلق انہوں نے لکھا ہے کہ اسلم صاحب نے لکھ کر ان کو بھیجی ہے اسلم صاحب نے میری گفتگو کا ادھورا اقتباس پیش کیا ہے۔ جو درست نہیں۔ جس کو اصل عبارت سے الگ کر کے دیکھنے سے لاتقربوا الصلوٰۃ کی طرح اُلٹ مفہوم پیدا ہو جاتا ہے۔ اسلم صاحب کا یہ لکھنا کہ چونکہ خاکسار حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے موصول شدہ خط اسلم صاحب کو دکھا چکا تھا۔ اس لئے مجبوراً مجھے اس خط کی نقل مولوی صاحب کو بھیجنی پڑی۔ بہت ہی عجیب ہے۔ نہ معلوم وہ کونسی پابندی تھی جو حضور کا خط اسلم صاحب کو دکھا دینے کے بعد مجھ پر عائد ہو گئی تھی کہ میں وہ خط مولوی صاحب کو ارسال کرنے پر مجبور ہو گیا تھا۔ کیا ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" اس پر روشنی ڈالیں گے۔؟

** مگر اس خط کی نقل مولوی صاحب کو ارسال کرتا۔

اس سلسلہ میں ایک بات اور بھی قابل غور ہے اور وہ یہ کہ ہمارے لئے حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مکتوب کی نقل مولوی صاحب کو ارسال کرنا چنداں ضروری نہ تھا۔ کیونکہ جو خط مولوی صاحب کو ہم نے تحریر کیا تھا۔ اور جس کے اصل مخاطب مولوی صاحب ہی تھے اس کا ان کی طرف سے کوئی جواب موصول نہ ہوا تھا۔ اور ظاہر ہے کہ جبکہ مولوی صاحب ہمارے پیش کردہ امر کے متعلق کوئی وضاحت نہ فرماتے۔ اس وقت تک ان کو حضور کے خط کی نقل ارسال کرنا ہم پر فرض نہ تھا۔ اور ان کو صرف اتنا ہی لکھ دینا کافی تھا کہ حضور کی طرف سے ہمیں منظوری موصول ہو گئی ہے۔ پھر جب وہ مباہلہ پر آمادگی کا اظہار کرتے تو حضور کے خط کی نقل ان کو بھجوا دی جاتی۔ اور مولوی صاحب کے خط کی نقل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کر دی جاتی۔ مگر باوجود اس کے میں نے مولوی صاحب کو خط کی نقل ارسال کر دی اور اس خیال کے پیش نظر ارسال کی کہ شاید مولوی صاحب اصل خط کے الفاظ پڑھ کر ہی قفل خاموشی توڑ دیں۔ اور کوئی فیصلہ کن جواب ارسال کریں۔ کیونکہ ہمارے پے بہ پے خطوط (جن میں ہم نے بار بار لکھا۔ کہ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے منظوری موصول ہو چکی ہے) کے جواب میں مولوی صاحب خاموش بیٹھے تھے۔

بہر حال میں نے حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خط کی نقل مولوی صاحب کو ارسال کی۔ جس کا ارسال کرنا مجھ پر فرض نہ تھا۔ اس کے متعلق یہ کہا جا رہا ہے کہ چونکہ خاکسار وہ خط اسلم صاحب کو دکھا چکا تھا۔ اس لئے پابند ہو گیا تھا

باجازت امور عامہ

قادیان میں باموقع سکنی قطعات نیز قطعات برائے دوکانات نیز تین عدد مکانات خریدنے والوں کے لئے نادر موقع

قادیان میں سکنی اراضیات اب بہت کم ہیں۔ اور مشکل سے حاصل ہو سکتی ہیں۔ میرے پاس اس وقت قطعات مختلف محلہ جات یعنی دارالرحمت۔ دارالعلوم۔ دارالبرکات۔ دارالاحسان۔ دارالفتوح دارالراحت وغیرہ میں موجود ہیں۔ نیز چند دوکانوں کے بھی باموقع قطعات ۶۰ فٹ کی سڑک پر واقع ہیں نیز تین عدد مکانات واقعہ محلہ دارالبرکات دارالعلوم اور دارالفتوح میں ہیں۔ جن میں سے دو میرے ذاتی ہیں۔ ایک میرے عزیز کا ہے۔ جو دوست خریدنا چاہیں مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کر کے حاصل کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے آنے والی درخواستوں کو مقدم رکھا جائے گا

اگر کوئی صاحب اپنی جائیداد فروخت کرنا چاہیں

تو انہیں مناسب قیمت دی جائے گی۔ مجھ سے خط و کتابت کریں۔

خاکسار:۔ قریشی محمد مطیع اللہ قریشی منزل دارالعلوم قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آپ کو اولاد نرینہ کی خواہش ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضٰ کا تحریر فرمودہ نسخہ ــ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے یہ دوائی "فضل الٰہی" دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوگا ــ

قیمت مکمل کورس سولہ روپے ۱۶ عـہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

بعدالت جناب عبداللہ جان مرزا صاحب جج درجہ چہارم پشاور

عبدالحنان ولد میاں خان ساکن دھا خیل بالا تحصیل پشاور مدعی

بنام

شہاب الدین ولد سنجی۔ ہوا خان ولد شفاعی خان میر اسلم ولد جمیر افغان زمینداری ساکن موضع مشترکہ شیر کرہ مشتری مدعا علیہم

دعویٰ:۔ دخلیابی

-/۲/۷ پنجشنبہ

مقدمہ مندرجہ بالا عنوان میں تاریخ پیشی ۸ ۵/۱۰ مقرر کی گئی ہے۔ چونکہ مدعا علیہم ۳ کی تعمیل معمولی طریق سے ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہری کی جاتی ہے۔ کہ مدعا علیہ اصالتاً یا وکالتاً یا مختارتاً حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کرے۔ بصورت غیر حاضری و خلاف ورزی کے کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی

آج بتاریخ ۵/۹ ۱۹ بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے اشتہار ہذا جاری کیا گیا ہے

مہر عدالت

دستخط حاکم

بحروف انگریزی

اعلان

ضرورت ہے

- مینیجر
- اکاؤنٹنٹ

اور

- آفس کلرک

کی

ٹائپ جاننے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ اپنی لیاقت اور تجربہ کی کیفیت لکھیں۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ احمدی دوست اپنے حلقہ کے پریزیڈنٹ کی تصدیق کرا کر درخواستیں بھیجیں۔ درخواستیں بنام

گلبرانڈ کمپنی

نمبر ۹ میکلیگن روڈ۔ لاہور

ٹیٹ بہرا پن

کم سننے۔ شاں سے سننے۔ آوازیں ہونے درد۔ زخم۔ ناسور۔ پھنسی۔ ورم۔ کان بہنے اور کان کی تمام بیماریوں کی صحت دنیا پر بے نظیر باکمال دوا

روغن کرامات

فی شیشی دو روپے -/۲/ تین شیشی -/۱/۵ محصولڈاک معاف

ہمادری سرمہ

ضعف بصارت پر جادو اثر ہے۔ حافظ چشم ہے ہمیشہ استعمال کے قابل ہے۔ فی ماشہ آٹھ آنہ ۸/

اپنا پورا حال پتہ صاف لکھیں پتہ:۔

بہرا پن کی دوا لبلب اینڈ سنز (میڈلسٹ) پیلی بھیت (یو۔پی)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۵ ستمبر۔ ہسپانوی ریپبلکن ہاؤس لنڈن کا بیان ہے۔ کہ میڈرڈ کے برطانی سفیر کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ دو ریپبلکن لیڈروں سان ڈیگو اور سیلیٹن کی گرفتاری کی تحقیقات کرے۔ اور اگر مناسب سمجھے۔ تو اس کے متعلق ہسپانوی حکومت سے خط و کتابت کرے۔

سیگاؤں ۲۵ ستمبر۔ ہند چینی کے دارالسلطنت سیگاؤں پر پھر سے فرانسیسیوں کا قبضہ ہو گیا۔ چند روز ہوئے۔ سابق فرانسیسی جنگی قیدیوں کو خفیہ ہدایات موصول ہوئیں۔ کہ وہ بارکوں ہوسٹلوں۔ اور مکانوں میں جمع ہو جائیں۔ فرانسیسیوں کے ایک چھوٹے سے فوجی دستے نے ان میں ٹامی گنیں۔ پستول۔ چاقو اور دیگر ہتھیار تقسیم کئے۔ اور انہیں ہدایت کی۔ کہ اگر ضرورت پڑے۔ تو وہ سختی سے کام لیں۔ اور انامی ہیڈ کوارٹر۔ ریلوے سٹیشن اور پولیس سٹیشن پر قبضہ کر لیں۔

نیم برہنہ انامیوں نے بھی ہتھیار نکال لئے۔ اور کئی جگہ انامی اور فرانسیسی فوجوں کے درمیان تصادم ہوئے۔ صبح ہوتے ہی فرانسیسی فوجوں نے تمام اہم مقامات پر قبضہ کر لیا۔ اور انامی گورنمنٹ کے ذریعہ خارجہ اور دیگر وزراء کو حراست میں لے لیا۔

عدیس ابابا ۲۵ ستمبر۔ ابی سینیا کے شہنشاہ ہیلی سلاسی نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا کہ اریٹریا اور صومالی لینڈ کی نوآبادیات اٹلی کو واپس نہیں دی جانی چاہئیں۔ ابی سینیا کی حکومت ان نوآبادیوں کو حاصل کرنے کے لئے پانچ طاقتوں کی کانفرنس کو اپنی عرضداشت بھیج چکی ہے۔

لنڈن ۲۵ ستمبر۔ ڈیلی ایکسپریس لنڈن کی اطلاع ہے۔ کہ برطانوی اور امریکن سائنسدانوں نے اٹامک بم کا توڑ تیار کر لیا ہے۔ ایسے ہتھیار تیار ہو گئے ہیں۔ جو اٹامک بموں کو پھٹنے سے پہلے ہی ہوا میں ضائع کر دیں گے۔

لاہور ۲۵ ستمبر۔ مجلس احرار نے اعلان کیا ہے۔ کہ پنجاب میں ہر بڑے لیگی کے مقابلہ میں احرار امیدوار کھڑا کیا جائیگا۔ نواب ممدوٹ سردار شوکت حیات۔ مولوی غلام محی الدین قصوری شیخ محمد صادق۔ ممتاز دولتانہ اور سر فیروز خاں نون کا خاص طور پر مقابلہ کیا جائیگا۔

ایڈنبرا ۲۵ ستمبر۔ وزیر ہند لارڈ پیتھک لارنس نے ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ ہندوستان میں لیبر گورنمنٹ کی نئی تجاویز کا جو رد عمل ہوا ہے۔ اس سے نہ میں مایوس ہوا۔ اور نہ پریشان۔ برطانوی کامن ویلتھ میں ہندوستان کو سیلف گورنمنٹ کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہندوستان اپنی مرضی سے برطانوی سلطنت سے قطع تعلق کر سکے گا۔ یا تعلقات قائم رکھ سکے گا۔

بمبئی ۲۵ ستمبر۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی میٹنگ میں جب ایک کمیونسٹ ممبر ڈاکٹر اشرف تقریر کرنے کے لئے سٹیج پر آئے۔ تو پبلک نے شور و غل کر دیا۔ اور کہا کہ ڈاکٹر صاحب کو بولنے کی اجازت نہ دی جائے۔ جس پر جلسہ میں ہنگامہ برپا ہو گیا۔

برلن۔ ۲۵ ستمبر۔ افواہ ہے کہ امریکہ اور روس میں جنگ چھڑنے والی ہے ایک اور افواہ جو جرمنی میں پھیلی ہوئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ جرمنی کو برطانوی نوآبادی بنا دیا جائے گا۔ مگر اتحادی حلقوں میں ان افواہوں کو کوئی وقعت نہیں دی جا رہی ہے۔

قاہرہ ۲۵ ستمبر معلوم ہوا ہے۔ کہ عربی ممالک میں ایک سمجھوتہ قرار پا گیا ہے۔ جس کی رو سے ٹریپولی میں روسی مداخلت اور اس سلسلہ میں اس کے مطالبات کی مخالفت کی جائے گی۔ اور ٹریپولی کے لئے مکمل آزادی کا مطالبہ کیا جائے گا۔

واشنگٹن ۲۵ ستمبر یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کی گورنمنٹ نے جنرل میکارتھر کو جو نئی ہدایات دی ہیں۔ وہ اخبارات کو چھاپنے کے لئے دے دی گئی ہیں۔ ان میں لکھا گیا ہے کہ (۱) ہتھیار ڈالنے کی شرطوں پر پوری طرح عمل کرانے کے لئے آپ کو پورے اختیارات دیئے گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں جاپانی اگر کسی بات کے خلاف آواز اٹھائیں۔ تو ان کی پرواہ نہ کی جائے۔ (۲) جاپان کی حکومت اور جاپان کا شہنشاہ آپ کے ماتحت ہے۔ (۳) ہم نے جاپان سے سمجھوتہ نہیں کیا۔ بلکہ طاقت کے ساتھ ہتھیار رکھوائے ہیں۔

لنڈن ۲۵ ستمبر۔ جنوب مشرقی ایشیا میں جاپانی کو اسی ہزار جاپانیوں کو سرعت کے ساتھ نہتہ کیا جا رہا ہے۔ اس کام میں اب تک کوئی رکاوٹ پیش نہیں آئی۔ اس علاقہ میں ہماری فوجوں کو دو کام کرنے ہیں۔ (اول) جنگی قیدیوں کو آزاد کرانا (دوسرے) جاپانیوں کو نہتا کرنا۔ اس کے بعد ان ممالک سے جن میں پہلے ہماری فوجیں نہ تھیں۔ مثلاً جاوا۔ سماٹرا وغیرہ سے ان کو واپس بلا لیا جائیگا۔ برما اور ملایا میں اپنی فوجوں کی گنتی کم کر دی جائیگی۔

دہلی ۲۵ ستمبر۔ روزانہ ہزاروں قیدی جو ہندوستان پہنچ رہے ہیں۔ ان کو بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ کا یہ پیغام سنایا جاتا ہے۔ کہ ہم آپ کو مبارکباد کہتے ہیں۔ آپ لوگوں نے جاپانیوں کے بڑے ظلم سہے۔ اور آپ کو کٹھن آزمائشوں میں سے گزرنا پڑا۔ اس عرصہ میں ہمیں آپ لوگوں کا خیال رہا۔

نیو یارک ۲۵ ستمبر۔ آمدہ اطلاع کے مطابق ہٹلر کی مبینہ بیوی ایوا براون ابھی تک زندہ ہے اور اسے امریکنوں نے گرفتار کر لیا ہے۔ امریکہ کے سرکاری حلقوں کی طرف سے اس خبر کی تصدیق غالباً اس لئے نہیں کی جا رہی۔ کہ وہ نورمبرگ میں نازی افسروں کے خلاف مقدمات میں اسے گواہ کے طور پر پیش کرنا چاہتے ہیں۔

ماسکو ۲۵ ستمبر۔ ماسکو میں غیر ممالک کے اخبارات میں شائع شدہ اس خبر پر کوئی رائے زنی نہیں کی گئی۔ کہ مارشل سٹالن صحت کی خرابی کے باعث سیاسیات سے ریٹائر ہونے والے ہیں۔ روسی اخبارات کے لئے حکومت کی طے شدہ پالیسی کے مطابق اخبارات کو یہ اجازت نہیں۔ کہ وہ روسی لیڈروں کی پرائیویٹ زندگی پر رائے زنی کریں۔

واشنگٹن ۲۵ ستمبر۔ صدر ٹرومین نے جنرل میکارتھر کو ہدایت کی ہے۔ کہ جاپان کو جنگی کارخانوں سے محروم کر دیا جائے۔ اور اسکی مصنوعات کو امن کے زمانہ کی ضروریات کے پیمانہ پر محدود کر دیا جائے۔ امریکہ کا مقصد یہ ہے۔ کہ جاپان کو فوجی سیاسی اور اقتصادی طور پر اس حد تک کمزور کر دیا جائے۔ کہ وہ امن دنیا کے لئے دوبارہ خطرہ۔ اور ایک دوسری جنگ شروع کرنے کا باعث نہ بن سکے۔

پٹنہ ۲۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بہار گورنمنٹ نے ضلع کے تمام حکام کو یہ ہدایت دی ہے۔ کہ آئندہ انتخابات کے سلسلے میں منعقد ہونیوالے سیاسی جلسوں پر کوئی پابندی عائد نہ کریں۔

لاہور ۲۵ ستمبر۔ ملک سر فیروز خاں نون نے پنجاب میں لیگ یونینسٹ کشیدگی کو دور کرنے کے لئے وزیر اعظم پنجاب ملک خضر حیات ٹوانہ سے آخر الذکر کی کوٹھی پر تین گھنٹے تک بات چیت کی۔ سر فیروز خاں نے اخباری نامہ نگاروں کو بتایا۔ ہم دونوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس کے متعلق کوئی بیان جاری نہ کیا جائے۔ اس کے بعد انہوں نے مسلم لیگ میں اپنی باقاعدہ شمولیت اور قائد اعظم سے ملنے کے لئے کوئٹہ جانے کا اعلان کیا۔

ٹوکیو ۲۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہیروشیما پر سے فی گھنٹہ ۱۵۰ میل کی رفتار سے چلنے والا طوفان گزرا۔ یہ وہ شہر ہے۔ جس پر پہلا ایٹم بم گرایا گیا تھا۔ طوفان کے نتیجے میں ۱۶۷۲ اشخاص ہلاک ہو گئے۔ ۱۹۱ زخمی ہوئے۔ اور ۹۳۳ لاپتہ ہیں۔

سری نگر ۲۵ ستمبر۔ سپیشل سشن جج سری نگر کی عدالت میں ۱۰۲ مسلمانوں کے خلاف یکم اگست کو مولانا آزاد کے سری نگر میں دریائی جلوس پر سنگباری کرنے کے الزام میں مقدمہ پیش ہوا۔ چند شہادتوں کے بعد سماعت ملتوی کی گئی۔

کوئٹہ ۲۵ ستمبر۔ مسٹر محمد علی جناح نے حسب ذیل بیان شائع کیا ہے۔ میری توجہ مسٹر مظہر علی احرار اور مسٹر مشرقی کی ان تقریروں کی طرف منعطف کرائی گئی ہے۔ جو ۱۷ اور ۱۸ ستمبر کے بعض ہندو جرائد میں شائع ہوئی ہیں۔ یہ امر نہ صرف تکلیف دہ اور موجب تاسف ہے۔ کہ وہ مجھے نامسلمان ثابت کرنے کے لئے اخلاق فرومائیگی کی انتہائی پستیوں میں چلے گئے۔ بلکہ انہوں نے میری نجی زندگی کے متعلق جو کچھ کہا ہے۔ وہ صریح دروغ بافی ہے۔ میرے خلاف افترا پردازی کی کمینہ حرکت کا مقصد یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے جذبات مذہبی اور حیات کو مشتعل کیا جائے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ کوئی مسلمان جو فہم عامہ سے قلیل ترین بہرہ بھی رکھتا ہے۔ میرے خلاف ایسے بیہودہ۔ بے سروپا اور بے بنیاد باتوں پر یقین نہیں کرے گا۔ جو ہندو اخباروں میں شائع کرائی جا رہی ہیں۔

لاہور ۲۵ ستمبر۔ سونا ۸۱/۱/۷ روپے چاندی ۱۳۱/- روپے پونڈ ۵۲/-

امرتسر ۲۵ ستمبر۔ سونا ۷۹/۱۲/- چاندی ۱۳۱/- روپے۔ پونڈ ۵۲/۱/-

دہلی ۲۵ ستمبر۔ ہندوستان کے کمانڈر انچیف اس ہفتہ ڈیرہ دون جائینگے۔ جہاں فوجیوں کے ایک